10.10.61

حکیم اجمل خان میموریل کمیٹی یو، پی کا ترجمان
اور طب یونانی کا نگہبان

زیر سرپرستی، جناب شفاء الملک حکیم محمد ناصر الدین صاحب ظہیری

ماہ ستمبر سنہ ۱۹۶۱ء

ماہنامہ حامی الشفاء

ایڈیٹر
حکیم سید شاہ حسین ظہیر

حکیم ڈاکٹر انجم جمالی

سالانہ تین روپے
فی کاپی چار آنے

جلد دوم
شمارہ ۹ (۱۷)

طب کی تعمیر و ترقی کا بنیادی پتھر

اطباء اور عوام موت اور حیات کے معرکہ میں ایک خاموش تماشہ بنکر رہ گئے ہیں

"حکومت کی مجرمانہ خاموشی"

آزادی ہند کے بعد سے دیسی طبوں پر جو مصیبتیں نازل ہوئیں وہ چاہے کتنی ہی سخت اور شدید ہوں مگر ان کے ازالہ کی طرف کچھ نہ کچھ توجہ ضرور کی گئی، اطباء نے احتجاج کئے، طبی جماعتوں نے حالات کو سمجھنے سمجھانے کی متعدد کوششیں کیں، عوام نے بھی طب اور اطباء کے حق میں کبھی کبھار زبان کھولی اور آخر حکومت نے بھی چاہے الفاظ ہی کی حد تک ہی مگر طب اور اطباء کی ترقی اور بقا کے لئے کوئی نہ کوئی وعدہ اور منصوبہ ضرور ظاہر کیا۔ لیکن وہ طب کو تباہ کرنے کی جو خاموش عملی اسکیم اس وقت جاری ہے وہ اس حد تک خطرناک اور افسوسناک ہے کہ اسکی طرف ابھی تک نہ کسی ادارے نے کوئی خاص توجہ کی نہ عوام ابتک اس سے واقف ہوئے، نہ حکومت نے اس بارے میں کسی عملی قدم کی ضرورت محسوس کی، حقیقت یہ ہے کہ ۱۹۴۷ء کے انقلاب نے طب کی دنیا میں ایک عظیم خلا پیدا کر دیا ہے، دیسی ادویہ جو طبیبوں کے استعمال کے لئے عام اور ضروری ہیں، وہ دن بدن گرانی سے گراں ہوتی جارہی ہیں، اور اس کی گرانی کی کوئی حد اور انتہا نہیں، یہ ایسی ادویہ ہیں کہ انکا بدل آسانی سے نہیں ہو سکتا، اور نتیجتاً طب کے اکثر مؤثر نسخے ایسے اصل اجزاء کے نہ ملنے سے بے اثر ہو جاتے ہیں، مثلاً کہربا شمعی جو آزادی سے قبل پانچ روپے سیر ملتا تھا اب اسکی قیمت ڈھائی تین روپے تولہ ہے، اور اسپر بھی وہ چیز میسر نہیں، اسی طرح اسطوخودوس، دار چینی، شقاقل، انیسوں، تخم فرنجمشک، طباشیر، حب بلساں، عود بلساں، برنجاسف، گل گاؤزباں، ابریشم خام، عاقرقرحا، تخم ہلیون، وغیرہ وغیرہ، غرض ساری مفرد ادویہ کا یہی حال ہے، اسمیں شک نہیں کہ آج زندگی کے ہر شعبہ میں اشیاء کی قیمتوں میں حکومت کی مصنوعی گرانی ہے، لیکن حکومت کسی نہ کسی حد تک اس گرانی کی تلافی کرنے کی کوشش کرتی ہے، مثلاً گرانی کے نام سے تنخواہوں میں الاؤنس دیا جاتا ہے، عوام کے لئے کبھی کبھی سستے اناج کی دوکانیں کھولی جاتی ہیں کوآپریٹیو سوسائٹی

ملازمین کو قرض دیکر مکانات کی تعمیر میں مدد کرتی ہے لیکن ادویہ کی قیمتیں جس نسبت سے بڑھ رہی ہیں ان کا تدارک نہ حکومت نے کیا نہ اطباء نے مناسب تعلق سے حکومت کو اسکا احساس دلایا اور نہ عوام نے کبھی اس کی تلافی کی ضرورت کا اندازہ لگایا۔ ظاہر ہے کہ یہ ایسی خاموش روح سوز آگ ہے جس سے طب کی ساری توانائی اور قوت بڑی تیزی سے سلب ہو رہی ہے اور اب اصلی دواؤں کا ملنا دشوار ہو گیا ہے جو واقعی اپنا اثر دکھا سکیں۔ اس سے ایک طرف عوام طب کی افادیت سے بے بہرہ ہوتے جا رہے ہیں اور دوسری طرف حکومت بھی بڑی آسانی سے یہ ثابت کر سکتی ہے کہ یہ طب اور دوائیں محض ایک ڈھونگ اور نمائش ہیں، دوسری طرف حکومت نے ان دواؤں پر جو مختلف ممالک سے آتی ہیں کسٹم درآمد برآمدگی کے قانون کی ایسی پابندیاں لگا دی ہیں جس کی وجہ سے ان کا دستیاب ہونا دشوار ہو گیا ہے، خوش قسمتی سے ہر دوا کا امیٹیشن مارکیٹ میں موجود ہے، غذا میں اصل دودھ کی بجائے سپریٹا اور اصلی گھی کے بجائے ڈالڈا، اور طرح طرح کے مصنوعات کھلے بازار مل رہے ہیں جس سے ہندوستان کی صحت عامہ کو نقصان پہونچ رہا ہے، اور طرح طرح کی بیماریاں پھیل رہی ہیں، حال ہی میں ہوڑہ ہیلتھ آفیسر صاحب نے پولیس کے تعاون سے ایسے دو کانداروں کو زیر حراست لیا ہے، جو ہلدی، زیرہ اور مرچوں جیسی معمولی چیزوں میں ملاوٹ کرتے ہیں، ان مسالوں کے کیمیاوی تجزیہ کے بعد اعلان کیا گیا ہے کہ ان مسالوں میں مختلف زہروں اور خاص طور پر کرومیٹ آف لیڈ کی ملاوٹ پائی گئی ہے، جس سے انسانی صحت بُری طرح متاثر ہوتی ہے، پھر بھی ان غذائی مصنوعات کی کوئی روک تھام نہیں، البتہ ملک کی معاشی حالت کے لئے یہ بات کسی حد تک قابل مبارکباد ہے کہ ہم باہر کی چیزوں کی جگہ اپنی چیزیں استعمال کریں، اگر ہم سیمنٹ خود بنا سکیں، مشینیں خود تیار کر سکیں، اناج خود پیدا کر سکیں، تو یہ بات باعث مسرت ہے، لیکن ادویہ کا معاملہ عام اشیاء سے یکسر مختلف ہے، اگر ہم اچھی دوائیں آسانی سے مہیا نہ کر سکے تو اس سے قوم کی صحت متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی، اور اس طرح قومی صحت کے بگڑنے کا کوئی بدل نہ حکومت مہیا کر سکتی ہے، نہ عوام اسلئے قومی صحت کی بحالی کے لئے یہ بات حکومت عوام اور اطباء تینوں کے لئے سب سے زیادہ قابل غور ہے، اگر ادویہ کی قیمتوں کو قابو میں نہ رکھا گیا تو پھر عوام کی صحت اور بیماریوں پر قبضہ پانا اختیار سے باہر ہوگا، اسلئے ادویہ کی اس گرانی کا ہماری قومی زندگی کی بدحالی میں بہت بڑا دخل ہے، حکومت اور عوام کا اس بارے میں خاموشی اختیار کرنا طب اور اطباء کی موت کا سامان مہیا کرنا ہے،

فرقہ پرستی اور فن دشمنی ہندوستان کی ترقی میں پہاڑ بن کر کھڑے ہیں، حکومت اور اسکا نظام طب اور ویدک میں تفریق کا ذمہ دار ہے۔

کل کی سی بات ہے کہ جب ہندوستان کی قومی تحریک کا شباب تھا، ملک کے عوام مہاتما گاندھی کی رہنمائی میں ہندوستان چھوڑ دو، اور بدیشی مال کا بائیکاٹ کرو کا نعرہ لگا رہے تھے، اس وقت ملک کی سب سے بڑی اور نمائندہ قومی جماعت کانگریس نے وعدہ کیا تھا کہ آزادی کے بعد دیسی طبوں کی ترقی اور بحالی کا کام کیا جائیگا، ملک آزاد ہوا اور آزادی کے چودہ برس بیت گئے، مگر دیسی طبوں کا حال پہلے سے بدتر ہے، دیسی طبوں کے ساتھ سب سے بڑی دشمنی فرقہ پرستی کو ہوا دینا ہے، یعنی کسی فن کو دوسرے فن کے نام پر نظر انداز کرنا یہ بھی فرقہ پرستی ہی کی ایک گندی ذہنیت ہے، اسی بیج سے تفرقہ اور تقسیم کے کانٹے پیدا ہوئے ہیں، ملک کی آزادی سے پہلے وید اور طبیب بھائی بھائی کی طرح رہتے تھے، دونوں کا مفاد اور مقابلہ غیر ملکی طب کے مفاد اور مقابلے کی زد پر تھا، اس وجہ سے طب اور ویدک میں ہندو مسلم کی کوئی تفریق نہ تھی۔ دونوں نے اس ملک کی یکساں خدمت کی تھی، دونوں کے مفاد کو برطانوی حکومت کے ذریعہ آئی ہوئی مغربی طب نے سرمایہ داری کے سہارے نقصان پہنچایا تھا، دونوں کو برطانوی ظلم کا شکار بنکر خاک و خون میں نہانا پڑا تھا، مگر اسوقت یہ کہا جاتا تھا اور ٹھیک کہا جاتا تھا کہ ہم غیر ملکی غلام ہیں، مغربی طب کو سرمایہ درکار ہے، ہندوستانی طبوں کا مقصد خدمت ہے۔ جس طرح ویدک ایک فن ہے، طب بھی ایک فن ہے، دونوں میں جہاں کچھ چیزیں مشترک ہیں وہاں کچھ چیزیں مختلف بھی ہیں، دونوں کی تاریخ جدا جدا ہے، یونانی طب جیسا کہ اسکے نام سے ظاہر ہے، ہندوستان کے باہر سے ہندوستان آئی، لیکن یہاں ہندوستانی بن گئی، جیسے سنسکرت زبان آریوں کیساتھ ہندوستان آئی، اور پھر ہندوستان کی زبان بن گئی، اب اگر کوئی آدمی سنسکرت زبان کو اسلئے نہ مانے کہ وہ ہندوستان کی پیداوار نہیں ہے، تو وہ سچا ہندوستانی نہیں کہا جا سکتا، اسی طرح اگر کوئی یہ کہے کہ طب یونانی ہندوستانی نہیں ہے، تو وہ بھی سچا ہندوستانی نہیں ہے، اب آزادی کے بعد سے جب دیسی طبوں کی ترقی کا نام لیا جاتا

تو اس کا مقصد صرف ویدک طریقۂ علاج لیا جاتا ہے۔ یہ غلط ہے۔ دیسی طبوں میں سبھی طبیں شامل ہیں۔ یونانی طب بھی انہی میں سے ایک ہے۔ حکومت اگر ویدک اور طب میں تفریق پیدا کرتی ہے تو یہ فرقہ پرستی ہے اگر حکومت ویدک کی سرپرستی کرے تو خوشی کی بات ہے۔ مگر یہ غم کی بات ہے کہ وہ دوسری طبوں کو نظر انداز کر دے۔ آج ملک میں یعنی ہندوستان کی ہر ریاست میں ویدوں اور طبیبوں میں تفریق ہے۔ ویدوں کا درجہ حکیموں سے مختلف ہے، ان کے اداروں کی تعداد طب یونانی کے اداروں سے بہت بڑھ کر ہے، جو روپیہ ویدک پر خرچ کیا جاتا ہے۔ اس کا آدھا حصہ بھی یونانی پر خرچ نہیں کیا جاتا۔ آخر کیوں؟ آج ہماری حکومت اپنی ہے، کوئی بدیسی راج نہیں ہے، پھر طب اور ویدک میں یہ تفریق کیوں؟ ویدک ایک فن ہے، طب یونانی بھی ایک فن ہے، پھر دونوں میں اپنے اور پرائے کا کیا سوال؟ اجمل خاں نے ایک طبیہ کالج قائم کیا، تو اس میں ویدک کو بھی شامل کیا۔ آج دیس میں کتنے آیورویدک کالج ہیں، جہاں طب یونانی کا انتظام ہے۔

آج ہم فرقہ پرستی کے خلاف لڑنے کے لئے تیار ہیں، سارے مذہب والے چاہے ہندو ہوں، یا بدھ، یا جین، یا پارسی، یا سکھ یا مسلمان یا عیسائی سب ہندوستانی ہیں، ایسی ہی ساری ہندوستانی زبانیں، تامل ہو یا تلگو یا بنگالی ہو یا پنجابی یا اردو یا ہندی سب ہندوستانی ہیں جیسے حکومت سب مذہب اور ساری زبانوں کے ماننے والوں کی ہے۔ ایسی ہی حکومت سارے فنون کی بھی ہے۔ ویدک اور یونانی دونوں کو یکساں ترقی کے مواقع دینا، دونوں کی یکساں مدد کرنا، دونوں کے لئے یکساں قانون بنانا، دونوں کو ایک سا سرکاری درجہ دینا، حکومت کی سچی پالیسی ہونی چاہئے مگر ایک کو دوسرے پر بڑھانا، ایک کو دوسرے سے گھٹانا، فرقہ پرستی اور فن دشمنی ہے، جس سے سارے ملک کو نقصان پہنچتا ہے۔

اس بارے میں حکومت کی غفلت اور خاموشی سے بہت سے اندیشے پیدا ہو سکتے ہیں، پیدا ہو رہے ہیں، حکومت کا رویہ دونوں کے ساتھ ایک ہی ہونا چاہئے، نہیں تو دونوں کو نقصان پہونچے گا، حکومت ابھی سے اس طرف دھیان دے۔

دیسی طریقۂ علاج ہی ہندوستان کیلئے مفید ہے

از پروفیسر حکیم محمد نجم ... طبیہ کالج دہلی

دیسی طریقۂ علاج کے لئے ہمدردی سب ہی ظاہر کرتے ہیں، لیکن یہ صرف زبانی جمع خرچ ہے۔ یہ بالکل ظاہر ہے کہ دیسی طریقۂ علاج کے لئے سرکار کا برتاؤ سوتیلی ماں کا سا ہے۔ تیسری پانچ سالہ اسکیم میں سرکار نے ایلوپیتھک کے لئے تین سو کروڑ روپیہ کی منظوری دی ہے۔ آیوروید اور یونانی پر صرف آٹھ کروڑ روپیہ منظور کیا، اس رقم سے کیا کچھ ہو سکتا ہے! جس قدر رقم ایلوپیتھی پر خرچ کی جاتی ہے اتنی ہی رقم دیسی طریقۂ علاج کو ترقی دینے کے لئے خرچ ہونی چاہئے۔ چوپڑا کمیٹی اور ... کمیٹی کی سفارشوں پر عمل کیا جائے تو اگلے پانچ برس میں ہم دیش کے طریقۂ علاج اور صحت کے معاملہ میں مطمئن ہو سکتے ہیں۔

دیسی طریقۂ علاج کے لئے الگ میڈیکل کونسل اور ایک ڈائرکٹریٹ قائم کیا جائے، افسوس ہے کہ ہماری سرکار مغرب زدہ ہے، جو یورپ میں ہے، بھارت میں مغرب کی نقل ہو رہی ہے، بیوقوفوں کے دماغ کی اپج ہے، صرف ووٹ حاصل کرنے کے لئے کبھی اسکی تعریف و ہمدردی میں چند الفاظ کہہ دئے جاتے ہیں حیرت ہے اس اسکیم میں پندرہ سے بیس میڈیکل کالج کھولے جا رہے ہیں دیسی طریقۂ علاج کی تعلیم و کالج کے لئے ایک پائی بھی سرکار نہیں دے رہی ہے، یہ آٹھ کروڑ تو صرف دیہاتی دوا خانوں کے لئے دئے گئے ہیں، آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس حتی الوسع برابر احتجاج کر رہی ہے، اب ضرورت اس بات کی ہے کہ آل انڈیا یونانی طبی کانفرنس کے سالانہ اجلاس میں ٹھوس اقدام کیا جائے۔

آگرہ کا ایک بزرگ شاہی طبی خاندان!

نور ہدایت حضرت حکیم سید نور الدین شاہ نور اللہ مرقدہٗ کے صاحبزادے حکیم سید مہر علی شاہ صاحبؒ اور انکے جانشین خلف الرشید حکیم سید قدرت علی شاہ صاحب قدس سرہٗ حکیم سید سکندر علی شاہ صاحب اور حکیم سید سکندر علی شاہ صاحب علیہ الرحمۃ مقامات کے صاحبزادہ اور جانشین حقیقی حکیم سید وصیت علی شاہ صاحب بردا اللہ مضجعہٗ اور انکے صاحبزادے اور جانشین حکیم سید سلام احمد شاہ صاحب، سادہ لوح مخلص، طب یونانی کے شیدائی اور فدائی جماعت عرفانیہ طبیہ کے بانی مبانی ہیں اور جماعت عرفانیہ کے مشیر و سرپرست یو۔پی کے مشہور طبی رہنما جناب حکیم ناظر حسن صاحب نسیم سہارنپوری ہیں، یہ جماعت طبیبوں کے حقوق اور طب یونانی کے فروغ و ترقی کے لئے ایک قابل ذکر جماعت ہے، مختلف مقامات پر اسکی شاخیں اپنے مقاصد طبیہ کو پورا کر رہی ہیں، فیروز آباد میں حکیم قاضی سید

بنارس میں مرکزی یونانی طبی کانفرنس کا سالانہ اجلاس

اطباء کو یہ جان کر بہت خوشی ہوگی کہ اس سال نومبر کے دوسرے ہفتہ میں اطبائے ہند کا ایک عظیم الشان اجتماع یو۔پی کے مشہور تاریخی شہر بنارس میں منعقد کیا جا رہا ہے۔ ہز ایکسلنسی گورنر یو۔پی جو ہندوستانی طریقۂ علاج سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں اس عظیم الشان اجتماع کا افتتاح فرمائینگے۔

یو۔پی کے مشہور طبی رہنما اور کانفرنس کے خاص رکن جناب حکیم محمد کاظم صاحب اجلاس کو کامیاب بنانے کیلئے ساعی و سرگرم عمل ہیں۔

یہ اجتماع ایسے نازک وقت میں منعقد کیا جا رہا ہے جبکہ طب یونانی موت اور زندگی کی کشمکش میں مبتلا ہے، اسلئے اطباء کو اس عظیم اجتماع کے کامیاب بنانے کے لئے ذاتیات سے بالاتر ہو کر زیادہ سے زیادہ سرگرم عمل ہونے کی ضرورت ہے، ہمارا مشورہ ہے کہ اس اجلاس کو بامقصد بنانے اور کامیاب کرنے کے لئے یو۔پی کی یونانی طبی کانفرنس کو جلد سے جلد ایک جلسہ طلب کرنا چاہئے، تاکہ صوبہ کے مقتدر اطباء کا زیادہ سے زیادہ تعاون حاصل ہو سکے، اور صوبہ کے مقتدر اور صاحب الرائے اطباء اور مرکز سے خصوصاً صدر الاطباء جناب حکیم الیاس خاں صاحب کی قیادت میں اجلاس یو۔پی کے شایان شان کامیاب ہو سکے۔ حکیم اجمل خاں میموریل کمیٹی یو۔پی بھی اطباء ہند سے اس اجتماع کے کامیاب اور بامقصد بنانے کے لئے مسیح الملک کے مشن، اتحاد باہمی اور ہم آہنگی اور یکجہتی کی اپیل کرتی ہے۔ (ادارہ)

اجمل ڈے کہاں کیا جائے!

اجمل ڈے (یوم اجمل) دنیائے طبی، سیاسی، تاریخ میں ایک اہم اور خصوصی دن ہے جسمیں ہر سال ہم پچھلی سرگرمیوں پر غور کر کے آئندہ کے لئے ایک پروگرام مرتب کرتے ہیں، اور جسمیں نئی راہیں پیش کی جاتی ہیں، اس سلسلے میں ہمیں بہت سے خطوط مل رہے ہیں جس میں معلوم کیا جا رہا ہے کہ آئندہ یوم اجمل کب اور کس مقام پر منعقد کیا جائے گا، حکیم اجمل خاں میموریل کمیٹی یو۔پی کی ایک میٹنگ زیر تجویز ہے جسمیں مقام اور وقت کا تعین کیا جائیگا، امید ہے کہ اس طرح یوم اجمل کے پروگرام کو بہتر اور بامقصد بنانے میں مدد مل سکے گی، ہندوستان کے ہر شہر اور قصبہ میں عموماً اور یو۔پی میں خصوصاً یادگار اجمل کو شاندار طریقہ پر منانے کی تیاری ابھی سے اطباء کو کرنی چاہئے۔ (سیکرٹری)

طبی خبریں حامی الشفاء کو روانہ فرمائیے

یونانی طبی کانفرنس یو۔پی کا گشتی مراسلہ

صوبائی یونانی طبی کانفرنس کے ماتحت ہر ضلع ہر قصبہ اور مواضعات کی یونانی طبی کانفرنسوں کے جنرل سکریٹری اور صدر صاحبان اپنے حلقہ سے متعلق طبی خبریں اور جماعتی کارروائیوں سے متعلق رپورٹ برائے اشاعت ماہنامہ حامی الشفاء میرٹھ کو روانہ فرمانے کی زحمت فرمائیں، جماعتی نظام سے باخبر رہنے کیلئے ہمارے پاس یہ ایک مناسب ذریعہ ہے، اور ہمیں اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانا چاہئے

(حکیم ڈاکٹر) محمد امین فاضل الطب (ایم۔ ڈی) (جرمنی)، صدر یونانی طبی کانفرنس (یو۔پی) لکھنؤ (حکیم ڈاکٹر) حماد عثمانی پرنسپل یونانی میڈیکل کالج الہ آباد ممبر بورڈ آف انڈین میڈیسن یو۔پی و جنرل سکریٹری یونانی طبی کانفرنس (یو۔پی)

رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹشنرز کے استعمال کے لئے

اذنین

ایک بہت ہی مناسب اور موزوں مرکب ہے۔ جو کان کے درد۔ کان کے زخم، کان کی پھنسی ورم۔ اور کان کے اندر مختلف قسم کی آوازوں کے لئے تیار کیا گیا ہے۔

اس کی ترکیب میں بعض ادویہ ایسی شامل کی گئی ہیں جو غشائے مخاطی کے ورم کو تحلیل کرتی ہیں۔ اور بعض ایسی دوائیں اس میں شامل ہیں جو تعفن ختم کرتی ہیں اور بعض ایسی ادویہ ہیں جو سدد کو کھولتی اور ریاح کو خارج کرتی ہیں۔ ان تمام ادویہ کے اجتماع نے **اذنین** کو ایک ایسا مفید اور زود اثر مرکب بنا دیا ہے۔ جو کان کی تمام تکلیف دہ حالتوں میں فوری آرام کے لئے ایک بہترین ہتھیار ہے۔ اس کو کان کی مندرجہ ذیل بیماریوں میں استعمال کرنا چاہیے۔

۱ ـــــ کان کے ہر قسم کے درد میں

۲ ـــــ کان کی پھنسی میں

۳ ـــــ کان کے زخم میں

۴ ـــــ کان کے ورم میں

ترکیب استعمال:- ۴ قطرہ گرم کر کے دن میں ۳۔۴ مرتبہ ڈالنا چاہیے۔

ملنے کا پتہ

یونانی ڈرگ ہاؤس۔ میرٹھ شہر

ہیڈیکین

جب آپ ایسپرین ۔ فناسین ۔ کیفین ۔ امیڈوپائرین ۔ کوڈوپائرین ۔ سارڈین وغیرہ لیتے لیتے تنگ آگئے ہوں اور آپ کا دردِ سر آپ کا پیچھا نہ چھوڑتا ہو ۔ تو آپ کو "ہیڈیکین" کچھ عرصہ تک برابر لینی چاہیئے ۔ یہ ہر قسم کے پرانے اور نہ اچھا ہونے والے دردِ سر کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیتی ہے ۔ دردِ سر کو مکمل طور پر ختم کرنے والی کوئی دوا آج مارکیٹ میں موجود نہیں ہے ۔ اسلئے آپ کو "ہیڈیکین" کا نام یاد کر لینا چاہیئے ۔

یاد رکھئے "ہیڈیکین" صرف پرانے اور نہ اچھا ہونے والے دردِ سر کی دوا ہے ۔

ترکیب استعمال :۔ ایک گولی روزانہ پانی کے ساتھ لینی چاہیئے ۔ اگر ایک گولی سے آرام نہ ملے تو ۳ گولی روزانہ لی جا سکتی ہیں ۔

اندمالین

جلد یا کھال کا خارجی اثرات سے بلا واسطہ مقابلہ ہوتا ہے ۔ اسلئے بدن کے محفوظ اعضاء کے مقابلہ میں کھال کی تکلیفیں زیادہ واقع ہوتی ہیں ۔ پھنسی ۔ پھوڑے ۔ خراش ۔ زخم ۔ ورم ۔ چوٹ ۔ جلنا کٹنا وغیرہ زیادہ تر جلد ہی میں واقع ہوتی ہیں ۔ آئے دن کی اس قسم کی تکالیف کے لئے اندمالین ایک کامیاب مرہم ہے ۔ آنکھ ۔ کان ۔ ناک اور جسم کے تمام نازک مقامات میں بلا ضرر استعمال کیا جا سکتا ہے ۔ اسکے استعمال میں کوئی دقت نہیں ہوتی ۔ ہر قسم کی پھنسی زخم ۔ رگڑ ۔ چوٹ ۔ جلنا ۔ کٹنا میں اسکو روزانہ استعمال کیا جاتا ہے ۔

ترکیب استعمال

اسکو زخم وغیرہ پر بغیر کسی کپڑے وغیرہ کے لگا دیا جائے

رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹشنرز کے استعمال کے لئے

ملنے ــــــ کا ــــــ پتہ

یونانی ڈرگ ہاؤس میرٹھ شہر

رجسٹرڈ میڈیکل پریکٹیشنرز کے استعمال کے لئے

شکمین

معدہ ایک ایسا مرکزی عضو ہے کہ بدن کے دوسرے اعضاء اپنی پرورش اور کارکردگی میں اس کے محتاج ہیں۔ اور اس کی تندرستی پر تمام اعضاء کی تندرستی کا مدار ہے۔ اور اس کی خرابی سے تمام اعضاء میں خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ جو لوگ اپنی تندرستی کی حفاظت کرنا چاہتے ہیں اُن کے لئے ضروری ہے کہ معدہ کی صحت کو قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ معدہ کی حفاظت کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ جبتک بھوک نہ ہو غذا نہ لی جائے۔ اور وقت ضرورت غذا لی جائے تو معدہ کی گنجائش کے مطابق لی جائے۔ زیادہ بہتر ہے کہ پیٹ بھر کر نہ کھائیں۔ کھانے کے فوراً بعد دماغی یا جسمانی محنت نہ کی جائے۔ بلکہ کھانے کے بعد تھوڑا آرام کریں خاص طور پر دوپہر کے وقت اور شام کو کھانا کھانے کے بعد چہل قدمی کریں۔ فطرت انسانی کی وجہ سے اگر کسی دعوت میں یا گھر پر لذیذ کھانا ہونے کی بناء پر زیادہ کھالیں تو ایسی صورت میں "شکمین" آپکے پاس موجود ہونی چاہیئے۔ کیونکہ **شکمین** معدہ کے افعال میں کمزوری اور خلل کے لئے ایک نایاب چیز ہے۔ معدہ کے افعال میں کمزوری کی تمام علامتوں جیسے معدہ کا پھولنا۔ بھوک کا کم لگنا۔ درد ہونا۔ کھٹی ڈکاریں آنا۔ متلی ہونا۔ دست آنا۔ معدہ میں بیچینی ہونا کیلئے ایک نعمت ہے۔ ہاضمہ کے لئے اس سے بہتر دوا نہیں ملے گی۔

ترکیب استعمال :۔ ایک ماشہ سے ۳ ماشہ تک دوپہر شام تھوڑے پانی کے ساتھ پینا چاہیئے۔

ملنے کا پتہ :۔ **یونانی ڈرگ ہاؤس میرٹھ شہر۔**